بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ دائمہ مستمرہ کے خلاف تحریر کردہ رسوائے زمانہ کتاب
"تحقیقات" کا علمی، تحقیقی، متین، مسکت مسقط اور ترکی بہ ترکی جواب

المعروف بہ

تنبیہات

بجواب

تحقیقات

جلد اول

از قلم

پاسبان عظمت حبیب رحمان
مفتی عبد المجید خان سعیدی رضوی
بارک اللہ لہ وعمیمہ وفیضہ وزکی حالہ
صدر شعبہ تدریس افتاء ومہتمم جامعہ غوث اعظم وجامعہ سعیدیہ وخطیب جامع مسجد نوری
رحیم یار خان سٹی (پنجاب، پاکستان)

قادریہ پبلشرز کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیّدِ عالم ﷺ کی نبوۃ دائمہ مستمرہ کے خلاف تحریر کردہ رسوائے زمانہ کتاب ''تحقیقات'' کا علمی، تحقیقی، متین، مسکت، مسقط اور ترکی بہ ترکی جواب

تنبیہات

الاخیار علی التوھمات باسم التحقیقات فی نبوۃ سیّد الابرار
(صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہ وعلی آلہ الاطائب واصحابہ الاطہار)
فی عالمی الحقائق والارواح والذروسائر الادوار

المعروف بہ

تنبیہات ــــ بجواب ــــ تحقیقات

جلد اوّل

(تفصیل مسئلہ و اثبات مدّعا)

از قلم

پاسبان عظمتِ حبیب رحمان **مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی** بارک اللہ لہ وفیہ وعلیہ وکل مالہٗ

صدر شعبہ تدریس وافتاء ومہتمم جامعہ غوثِ اعظم وجامعہ سعیدیہ وخطیب جامع مسجد نوری
رحیم یار خاں سٹی (پنجاب، پاکستان)

قادریہ پبلشرز O کراچی

نام کتاب:　تنبیہات ___ بجواب ___ تحقیقات (جلد اوّل)
مصنف:　حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی
پروف ریڈنگ:　مولانا محمد احمد قادری مدرس۔ محمد عمران غوری متعلم جامعہ غوثِ اعظم رحیم یار خان
اشاعت نمبر مع تاریخ: حصہ اوّل اشاعت دوم، حصہ دوم اشاعت اوّل۔ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ جون ۲۰۱۴ء
صفحات:　۱۰۹۶
ناشر:　قادریہ پبلشرز، کراچی

باہتمام:　فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا سیّد مظفر حسین شاہ صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ (کراچی)

کتاب ملنے کے پتے

O کاظمی کتب خانہ (عقب جامعہ غوثِ اعظم متصل جامع مسجد نوری، شاہی روڈ رحیم یار خان)
O مکتبہ برکات المدینہ (بہادر آباد کراچی)　O مکتبہ غوثیہ ہول سیل (سبزی منڈی کراچی)
O اویسی بک سٹال (جامع مسجد رضائے مجتبےٰ (پیپلز کالونی، گوجرانوالہ)　O ضیاء الدین پبلشرز، کھارادر، کراچی
O ادارہ صراطِ مستقیم پبلی کیشنز (۶-۵ مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور)　O مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی
O مکتبہ نوریہ رضویہ (گلبرک-A فیصل آباد)　O مسلم کتابوی (داتا دربار مارکیٹ لاہور)　O مکتبہ زاویہ، لاہور
O شبیر برادرز (اردو بازار لاہور)　O مکتبہ مہریہ کاظمیہ نزد جامعہ انوار العلوم، قذافی چوک (ملتان)
O مکتبہ قادریہ رضویہ لاہور　O مکتبہ اہل سنت نزد جامعہ عنائتیہ (خانیوال)

تست'' کوملحوظ رکھیں۔

مزید وضاحت:

اس کی مزید وضاحت اس سے بھی ہوتی ہے کہ اپنی کمزوری کو سمجھنے اور غلطی کا اعتراف کرنے کی بجائے اپنی سابقہ خدمات کا ڈھنڈورا پیٹ کر اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کا انداز اپنایا گیا ہے جو بعینہٖ وہابیہ کا طرز ہے۔ چنانچہ ان کے ایک تلمیذ نے (بربناء حکمت اپنا نام ظاہر نہ کرکے) لکھا ہے: ''پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتنی عظیم شخصیت جس کے تلامذہ کے تلامذہ آج مسند تدریس کی رونق ہیں جس کی ایک درجن سے زائد کتب' ہزاروں خطبات اور بیسیوں تلامذہ ان کی علمی وجاہت کی دلیل ہیں۔ جس کی ساری زندگی بدعقیدہ لوگوں کے خلاف جہاد میں گزری' مناظرہ جھنگ کی فتح ونصرت جس کے ماتھے کا جھومر ہے' آپ کس منہ سے ان کی شان میں لب کشائی کررہے ہیں''۔ (صفحہ ۸)۔

اوّل: یہ معیار ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص بڑا استاذ اور کچھ مصنف بن جائے وہ جو کہتا پھرے اسے اس کی اجازت ہوتی ہے۔ بہت خوب! انما الاعمال بالخواتیم کی کوئی اہمیت نہ رہی اور اس سے وہابیہ مرزائیہ وغیرہم کو بھی عام معافی مل گئی

مزید سنیے خود مولانا اسی کو اپنی صداقت وصحت کی دلیل بناتے ہوئے فرماتے ہیں: ''افسوس صد افسوس! کم ازکم اتنا ہی سوچ لیا جاتا کہ اشرف سیالوی کم ازکم ایک محنتی طالب علم تو تھا بھی اور اب بھی ہے مطالعہ کی عادت اس نے ابھی تک ترک نہیں کی اور نہ ہی کسی سطح کے استاذ نے اسے کند ذہنی اور بلادت یا عدم مطالعہ کا مطعون ومتہم ٹھہرایا اور نہ ایسا ہوا کہ اس کی باتوں کو ناقابل التفات سمجھا ہو''۔ نیز ''اتنا بھی نہ سوچا گیا کہ محمد اشرف سیالوی حسبِ سابق وہابیہ اور گستاخ فرقوں کا ردّ کررہا ہے اور ان کے ساتھ اسی طرح محاذ آرا ہے''۔ (تحقیقات' صفحہ ۱۷)۔

اوّل: جب مخلصانہ طور پر یہ کام کیے' تھے پوری دنیائے سنّیت نے آپ کو سراہتے ہوئے آپ کے لیے' دیدہ فرش راہ کی تھیں اس میں بحث نہیں۔ بحث تو اس میں جواب کیا گیا ہے۔ آج ہی اس سے تائب ہوجائیں پھر دیکھیں کہ آپ کو کیسے اعزاز دیے جاتے ہیں۔ یعنی آپ نے اپنے ساتھ جو کیا ہے خود کیا ہے۔

O حضرت غزالیٔ زماں علیہ الرحمۃ والرضوان (جن سے تحقیقات میں ۳۵۳ پر استناد کیا گیا ہے) اپنی تصنیف لطیف ''الحق المبین'' میں وہابیہ کے اس پروپیگنڈہ کا تفصیل سے ردّ فرماتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

''بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ علماء دیوبند نے دین کی بہت خدمت کی سینکڑوں علماء ان سے

پیدا ہوئے انہوں نے بے شمار کتابیں لکھیں ان میں سے بہت سے لوگ پیری مریدی کرتے ہیں اور ان میں عابد وزاہد بھی پائے جاتے ہیں انہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے دین کی بہت کچھ تبلیغ واشاعت کی الخ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے توہین رسول ﷺ کا سرزد ہو جانا' عقلاً یا شرعاً کسی طرح بھی محال نہیں۔ بلعم بن باعور کتنا بڑا عابد وزاہد اور مستجاب الدعوات تھا لیکن حضرت موسیٰ ﷺ کی مخالفت اور ان کی اہانت کا مرتکب ہو کر ولکنہ اخلد الی الارض کا مصداق بن گیا اور ہمیشہ کے لیے قعر مذلت میں گر گیا۔ شیطان کا عابد وزاہد اور عالم وعارف ہونا سب کو معلوم ہے۔ جب وہ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کر کے راندۂ درگاہ ہو گیا تو دوسروں کے لیے توہین رسول کا مرتکب کیونکر ناممکن قرار پا سکتا ہے؟ خوارج ومعتزلہ اور دیگر فرق باطلہ کے علمی اور عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے حضرات مذکورین سے ان کے علم وعمل کا پلّہ کہیں بھاری تھا۔ ان کی مزعومہ دینی خدمات' تدریس وتبلیغ' تصنیف وتالیف کے مقابلہ میں ابناء زمانہ کی خدمات اور کارگزاریاں ذرہ بے مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں لیکن ان کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کو قعرِ ضلالت سے بچا نہ سکے الخ۔ ملاحظہ ہو (مقالات کاظمی' جلد۲' صفحہ ۲۶۷' ۲۶۸' طبع مکتبہ فریدیہ ساہی وال' مطبوعہ رجب المرجب ۱۳۹۸ھ)۔

خلاصہ یہ کہ اپنی غلطی تسلیم کر کے اس سے تائب ہونے کی بجائے اپنی سابقہ خدمات کو پیش کر کے جان بچانے کی کوشش کرنا طرزِ وہابیہ ہے۔

دوہرا معیار

اور سبب تنزلی پیرزادہ صاحب کے متعلق مصنف تحقیقات کے تلمیذِ رشید نے لکھا ہے: ''یہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے وفات سے تقریباً آٹھ سال پہلے سے نجدیت کی بولی بولنی شروع کی''۔ ملاحظہ ہو (تحقیقات' صفحہ ۹)۔

خود مولانا نے موصوف کو مخاطب کر کے رقم کیا ہے: ''پتہ نہیں آپ اس قدر فاتر العقل اور کم فہم کیوں بن گئے ہیں؟ کہیں والد گرامی کی ناراضگی اور بد دعاؤں کے اثرات تو نمایاں نہیں ہو رہے ہیں؟ با ادب با نصیب' بے ادب بے نصیب''۔ اھ بلفظہ۔ ملاحظہ ہو (تحقیقات' صفحہ ۳۰)۔

اوّلاً: اگر سابقہ خدمات واقعی معیار ہوتی ہیں تو یہی معیار پیرزادہ صاحب کے متعلق قائم کیوں نہیں رکھا اور اگر اس کو معیار سمجھنا درست نہیں بلکہ جرم عظیم ہے تو اسے دلیل کیوں بنایا؟ یہ دوہرا معیار کیوں؟ انہوں نے ''نجدیت کی بولی بولنی شروع کی'' تو جناب نے بھی تو انہی کی بولی بولنی جاری رکھی ہوئی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ پیرزادہ صاحب کو ان کے والد گرامی کی ناراضگی اور بد دعائیں کھا گئی ہیں جو ضرور لائق فکر ہے۔ لیکن اس پر بھی توجہ کی ضرورت ہے کہ ساری دنیا یہ بھی کہہ رہی ہے کہ مصنفِ تحقیقات نے جب سے مسئلہ قدمی ہٰذہ کے حوالہ سے غیر محتاط انداز اختیار کرتے ہوئے بقول ناقلین اسے کلام باطل نظام قرار دیا ہے (والعیاذ باللہ العظیم) اسی دن سے انہیں تنزلی کا سامنا ہے اور مسئلہ نبوّت میں مزلّت قدم بھی ''قدمی ہٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ'' سے تنفر کا نتیجہ ہے۔ مزید محکم کاروائی کرنے کے لیۓ ''من عادیٰ لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب'' کے قائل جلّ جلالہٗ نے اتمام حجت فرماتے ہوئے ان سے یہ لفظ بھی لکھوا لیۓ ہیں کہ ''با ادب با نصیب' بے ادب بے نصیب''۔ (یا مقلب القلوب والابصار قلب قلبہ الیٰ ما یرضیك ویرضی احبائك۔ آمین) دیگر وجوہ بھی ہو سکتی ہیں جن کا وہ خود بہتر علم رکھتے ہیں۔ بہر صورت اس پر سوچنے اور اپنی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔

بے ادب وغیرہ کون؟ منکر یا قائل:

مصنفِ تحقیقات نے مبحث فیہا مسئلہ کے حوالہ سے سیّد عالم ﷺ کی فضیلت کے قائلین کو کچھ خطابات سے بھی نوازا ہے جن کا (اصل سے مطابقت کی ذمہ داری کے ساتھ) معتبر خلاصہ حسب ذیل ہے: ''ذلیل ورسوا، علم کے جھوٹے دعویدار مکمل برہنے علم ودانش سے خالی دامن، ناسمجھ، نرے جاہل، فاترالعقل، کم فہم، زمرۂ عقلاء سے خارج، عقول واذہان کو چھٹی دے رکھنے والے، سنیت کے جھوٹے مدعی، گمراہ، اصول شریعت سے ناواقف ولاعلم، سنی سناؤں پر چلنے والے، بارگاہِ مصطفوی کے بے ادب، گستاخ، بغض وعناد والے معاندین، شکوک وشبہات کا شکار ہونے والے جہالت سے بھرپور، فریبی، دھوکے باز اور ہمچو ما دیگرے نیست کے زعم میں مبتلا (وغیرہ وغیرہ) (ملخّصاً)۔ ملاحظہ ہو (صفحہ ۱۸، ۱۹، ۳۰، ۳۹، ۴۰، ۵۱، ۱۳۹، ۱۸۲، ۱۹۱، ۱۹۶، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۲۳، ۲۲۹)۔

حالانکہ یہ شان نبوت کے ماننے والوں کے اوصاف نہیں بلکہ منکرین کی صفات ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ ولـكن لا يشعرون الا انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون ـ اولـئك كالانعام بل هم اضل واولئك هـم الغافلون ـ ماانـت بـنعمة ربك بمجنون ـ كـل حلاف مهين ـ معتد اثيم عتل ـ (وغیرہا من النصوص)۔

جس سے بے ساختہ نوکِ قلم پرآتا ہے ع برعکس نہند نام زنگی کافور

لہٰذا جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

اسی طرح انہوں نے اپنے خصوم کو طنزیہ طور پر ائمہ زماں، مقتدایان انام اور محققین عصر وزماں عقل کل اور مجسمہ خرد ودانائی وغیرہ کے الفاظ سے بھی یاد کیا ہے۔ ملاحظہ ہو (۱۱۷، ۱۴۷، ۲۱۸، ۲۴۳)۔ جس سے حضرت کے وصف غرور سے پردہ اٹھتا ہے جب کہ وہ کہہ یہ رہے تھے کہ ''ہمچو ما دیگرے نیست'' کا شکار ان کے مخالفین ہیں۔ سچ ہے

ع میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

نیز مزید مہربان ہو کر ان الفاظ سے یاد کر کے بھی کرم فرمائی کی ہے: ''مجتہدین زمانہ، مجتہدین عصر وغیرہ۔ ملاحظہ ہو (۱۷۹، ۱۸۲، ۲۰۹، ۲۲۹، ۲۲۵، ۲۲۶)۔ جس کے لیے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ مسئلۂ نبوت (زیر بحث) میں قائلین کے پاس بحمداللہ تعالیٰ خصوصیت کے ساتھ سرکار رسول اللہ ﷺ کا صریح فیصلہ موجود ہے پس انہیں اجتہاد کی کیا ضرورت ہے لہٰذا یہ شان بھی حضرت ہی کی ہے جو فیصلہ نبویّہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام کے ہوتے ہوئے واویلے فرمائے جارہے ہیں۔ ع ہے یہ گنبد کی صدا، جیسی کہو ویسی سنو